مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں درس القرآن روزانہ ہوتا ہے۔ ۱۹ اگست تک پارہ چہارم کے رکوع ۱۴ تک درس ہو چکا ہے۔ مجلین کا قریباً روزانہ تحریری امتحان ہوتا ہے۔ اور نمبر دیئے جاتے ہیں۔

جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کا درس صرف و نحو اور جناب میر محمد اسحٰق صاحب کے لیکچروں کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے۔

بیرونجات کے احباب اچھی خاصی تعداد میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور درس و تدریس کی وجہ سے سارا دن خوب رونق رہتی ہے ☆

نامہ مصر

مجھ کو یہاں آئے ہوئے چار ماہ گذر گئے۔ اس عرصہ میں کسی نہ کسی رنگ میں لوگوں کو تبلیغ کرتا ہوں۔ مصریوں میں سے کوئی شخص اسوقت تک میری مخالفت کے لئے کھڑا نہیں ہوا بلکہ ہندوستانی لوگ مختلف رنگوں میں رکاوٹ کا باعث بن رہے ہیں۔ مگر خدا کی قدرت ہے کہ خدا نے مجھ کو اس تین ماہ میں ایک قوت عطا کر دی ہے۔ اور بعض لوگ جو میرے حد سے زیادہ دشمن ہو گئے تھے۔ اب میرے ساتھ محبت کرنے لگ گئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ☆

نو احمدی

قاہرے میں اس عرصے میں ایک امرتسر کے رہنے والے میاں رحمت اللہ صاحب خیاط مع بیوی بچوں کے بیعت خلافت میں داخل ہوئے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں نے کی تھی مگر پھر بعد زمانی و مکانی کی وجہ سے کوئی تعلق سلسلہ سے نہ رہا۔

ایک اور نوجوان مصری نژاد حامد عبد العزیز جو کہ بہت عمدہ فصیح زبان بولنے پر قادر ہے اور شاعر ہے۔ بلکہ وہ خطیب بھی ہے۔ جبکہ مصر میں مظاہرات جوشوں پر تھے۔ تو وہ سعد پاشا زاغلول کے خطیبوں میں سے تھا سلسلہ میں داخل ہوا ہے۔ حامد عبد العزیز احمدیت کے لئے بہت جوش رکھتا ہے۔ وہ خود تبلیغ کر رہا ہے۔ اور جو اعتراض پڑتے ہیں۔ مجھ سے پوچھ کر جاتا ہے۔ احباب ان احمدیوں کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں ☆

اسکندریہ میں جماعت

اسکندریہ میں مولوی عبد الکریم صاحب کی مساعی سے ایک جماعت قائم

ہوئی تھی۔ اور ان کی خدمات اسکندریہ کے اندر بہت عمدہ رنگ لائیں۔ اگرچہ ان احباب میں سے جو ان کے ذریعہ احمدی ہوئے پانچ دوست فوت ہو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مگر ایک نہایت پُرجوش دوست محمد وصفی صاحب ہیں۔ انہوں نے پانچ سال کی لگاتار محنت سے اسکندریہ میں ایک جماعت پیدا کر لی ہے جس کی تعداد ۲۰ سے اُوپر ہے۔

ایک نئے سلسلہ احمدیہ میں

انہی کے ذریعہ ایک نئے صاحب جن کا اسم گرامی محمد بک غالب ہے۔ سلسلہ حقہ میں اسی ہفتہ داخل ہوئے۔ اپنی بیعت کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کے نام وہ بھیج رہے ہیں۔ یہ پہلا مصری "بے" ہے۔ جس پر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کا دروازہ کھولا۔ اور سلسلہ حقہ میں داخل ہونے کی توفیق دی۔

محمد وصفی

ایک صالح نوجوان ہے۔ جو سرکاری خدمات کی سرانجام دہی کے بعد خدمت دین کے لئے وقت صرف کرتا ہے۔ وہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء کو میرے ملنے کے لئے اسکندریہ سے آئے۔ اور سلسلہ کی اشاعت کے متعلق ان سے بہت سی گفتگو ہوئی۔ اور میں نے انکو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ فوراً ایک نظام کے ماتحت جماعت کو لائیں۔ اور وہاں ایک انجمن کا افتتاح کر دیں۔ اس کیلئے وصفی صاحب نے اپنے مکان کا ایک حصہ دینا کیا ہے۔ کہ اسمیں انجمن کھولی جائے۔

اسکندریہ میں عنقریب باقاعدہ چندے کا انتظام بھی ہو جائیگا۔ انہوں نے مجھ کو اسکندریہ آنے کے لئے کہا ہے خدا نے چاہا۔ تو میں بھی اگلے ماہ میں ایک دو دن کے لئے اسکندریہ جاؤں گا۔

مصری دین سے بالکل غافل ہیں

یہ قوم بالکل یورپ کے رنگ میں رنگین ہو گئی ہے اور مذہب کو قریباً چھوڑ دیا گیا ہے۔ عورتوں کا لباس ایسا قابل شرم ہے کہ بیان کرتے ہوئے دل دکھتا ہے۔ علماء کی یہ حالت ہے کہ میں ایک دن ضرورتاً یہاں کے ایک قہوہ خانہ میں گیا وہاں مجھ کو ایک شخص سے ملنا تھا۔ جب میں وہاں گیا تو وہ صاحب ایک ازہری عالم سے بلیرڈ کھیل رہے تھے۔

شیخ ... احمد ... شارع خیرت ۱۹ قاہرہ

اخبار احمدیہ

اعلان بنام امراء جماعت احمدیہ

جملہ امراء جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے متعلقہ علاقہ کی نسبت پوری پوری خبر رکھیں۔ اور اس سے آگاہی حاصل کرنے کی مناسب تدابیر کریں۔ اگر چاہیں تو ہر ایک محکمہ صدر قادیان کی خط و کتابت اپنی وساطت سے کارکنان ماتحت کے نام کرا سکتے ہیں۔ لیکن ناخبر جواب کی ذمہ داری ان کی ہو گی۔

نصراللہ خان۔ ناظر خاص۔ قادیان

مباحثہ

مورخہ ۸ و ۹ و ۱۰ ستمبر ۱۹۲۲ء بروز جمعہ ہفتہ ایتوار بنگہ ضلع جالندھر میں مابین احمدی صاحبان اور آریہ صاحبان مباحثہ قرار پایا ہے۔

حاجی غلام احمد سکنہ کریام ضلع جالندھر

اعلان نکاح

مرزا غلام سرور خان صاحب احمدی ساکن کوٹلہ مغلاں ضلع ڈیرہ غازیخان کا نکاح مسماۃ امۃ الحی بنت محمد افضل خان صاحب رب انسپکٹر پولیس سکنہ کوٹلہ مغلاں ضلع ڈیرہ غازیخان سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر بتاریخ ۲۴ اگست مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھ کر اعلان فرمایا۔ ناظر امور عامہ

(۲) بروز جمعہ مورخہ ۲۴ اگست سید مقبول حسن صاحب بریلوی کا نکاح بشیر بیگم بنت مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب مرحوم و ہرم سالہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔

فضل حسین احمدی۔ مہاجر قادیان

درخواست دُعا

خاکسار نے لکھنؤ کے علاقہ میں ملازمت کے لئے درخواست کی ہے۔ اُمیدواروں میں شامل کر لیا گیا ہوں۔ بہت جلد انتخاب ہونیوالا ہے۔ احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون و مشکور فرماویں۔

خاکسار محمد شجاعت علی احمدی۔ چھاؤنی لکھنؤ

(۲) میرے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اچھا روزگار عطا فرمائے۔ عبدالحمید سوزاں۔ کلکتہ

(۳) بندہ آجکل بیمار ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے۔

ایم۔ این۔ ظفر احمدی چک ۱۹ کسوال

(۴) فدوی کی دختر احمدی خاتون مصیبت میں ہے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار اللہ یار۔ سکنہ کوٹ قیصرانی

(۵) خاکسار کا ایک مقدمہ وراثت ہے جس کی پیشی ۵ اگست ہے۔ احباب جماعت خاکسار کیواسطے دعا فرماویں۔

خاکسار قاضی فضل الٰہی احمدی سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنر۔ ایبٹ آباد

ایک منشی کی ضرورت ہے

کھیوڑہ سیلانی سوسائٹی کے لئے ایک منشی کی ضرورت ہے جو حساب بہی کھاتہ خوب واقف ہو۔ اور تجارت سے مذاق رکھتے ہوں۔ حساب کتاب اردو میں اچھی طرح رکھ سکے اور ہندی سے بھی واقف ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ درخواستیں موصول ہونے کے بعد کیا جاویگا۔ درخواستیں بنام مسٹر غلام اکبر خان صاحب سیال۔ سکرٹری کھیوڑہ سیلانی سوسائٹی درخواست گذار ایک اطلاعی خط دفتر امور عامہ میں بھی بھیجدے ناظر امور عامہ۔

نظم

ہو قربان تجھ پہ دل میرا فدا ہو تجھ پہ جاں میری
بہت مدت سے خواہش ہے امام دو جہاں میری

درِ محبوب تک پہونچوں یہ تھی قسمت کہاں میری
تڑپتی ہجر میں تھی جان جو تھی برقِ تپاں میری

خدا کے فضل نے کی دستگیری بے گماں میری
ادا ہو شکر اس کا کب ہے اس قابل زباں میری

غمِ فرقت میں جو جو سختیاں میں نے اُٹھائی ہیں
جگر پتھر کا شق ہووے سُنے گر داستاں میری

غریب و بیکس و مسکین اور ناچیز خادم ہوں
دُعاؤں سے مدد فرمایئے۔ جانِ جہاں میری

تری نعلین برداری میسّر ہو اگر مجھکو
شہنشاہوں سے بھی بڑھ کر کہیں ہو عزو شاں میری

یہی خواہش میری ہے آرزو یہ ہی تمنا ہے
غذائے روح ہووے آپکا درسِ قرآں میری

خدارا باز آؤ منکرو! حسد و تعصب سے
بہت پچھتاؤ گے کر لو نصیحت گوش جاں میری

دُعا ہے عبد خالق کی تری درگاہ میں یارب
رہا شب کو بھی کہیں ہو جائے صورت قادیاں میری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ راگست ۱۹۲۲ء

امریکہ میں حبشیوں پر مظالم

پچھلے دنوں ایک امریکن نامہ نگار میجر بودیل کے بیانات مندرجہ اخبار ٹائمس ۲۶ رمئی کی بنا پر دول یورپ نے بڑے زور شور سے ایسے کمیشن کی تجویز کی تھی۔ جو اناطولیہ کی غیر مسلم آبادی پر ترکوں کے مظالم کی تحقیقات کرے۔

اگرچہ میجر بودیل کے متعلق حکومت انگورہ کا یہ بیان تھا کہ چونکہ ان کو اور ان کے چند رفقاء کو بوجہ اس ایجی ٹیشن کے جو انہوں نے پھیلا رکھا تھا۔ اور بوجہ ان سازشوں کے جن کے وہ قصوروار تھے۔ ایشیائے کوچک سے جلاوطن کیا گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے سزائے جلاوطنی سے ناراض ہو کر مقامی حکومت سے بدلہ لینے کے لئے ترکی مظالم کی فرضی داستانیں بیان کی ہیں۔ اور معزز امریکن اور یوروپین لوگوں نے بھی ان کے بیانات کو غلط قرار دیا تھا۔ تاہم مظلوموں کی حمایت میں آواز اٹھانا اور ان کو مظالم سے بچانا پسندیدہ اور شریفانہ فعل ہے۔ اگر اس کے پردے میں بے گناہوں کو ظالم قرار دیکر ان پر ظلم نہ توڑے جائیں۔ لیکن حیرت یہ ہے کہ جہاں امریکن اور یوروپین لوگوں کا بہت بڑا طبقہ ترکوں کے ایسے "مظالم" پر نعل در آتش ہو جاتا ہے۔ جن کی اصلیت مشتبہ ہوتی ہے۔ اور خود امریکن اور یوروپین معزز اصحاب ان کی تردید کرتے ہیں۔ وہاں بھی لوگ ان مظالم اور ستم آرائیوں کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے۔ جو امریکہ میں حبشیوں پر آئے دن اور علی الاعلان کی جاتی ہیں۔

یہ کارروائیاں جس قدر شرمناک اور انسانیت کے نام پر نہ مٹنے والا دھبہ ہیں۔ ان کا کسی قدر پتہ ذیل کے بیانات سے لگ سکتا ہے۔ جو ولائت کے مشہور اخبار "مانچسٹر گارڈین" کے نامہ نگار متعینہ نیویارک نے بھیجے ہیں۔ کہ

یکم مئی سے ابتک جمہوریہ امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں آٹھ حبشیوں کو بربریت اور درندگی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ ان بیکسوں میں چار آدمیوں کو مجمع عام کے سامنے زندہ جلا دیا گیا۔ اور بے بسی نوحہ خوانی کرتی رہ گئی۔ یہ ملک اس قسم کے وحشیانہ مظالم کا عادی ہے۔ جو دنیا کے اور کسی حصہ میں نہیں پائے جاتے۔ ۶ رمئی کو شہر ٹیکساس میں تین اور حبشیوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ انہیں سے ایک پر اس قدر جبر و تشدد کیا کہ بیچارے نے خوف جان سے جھوٹا اقرار جرم کر لیا۔ اور اپنے ساتھ اور غریبوں کو بھی پھانس لیا۔ ان تینوں مظلوموں کو بھڑکتے ہوئے شعلوں میں ڈالدیا گیا۔ اور وہ آخری دم تک اپنی بیگناہی کا اظہار کرتے ہوئے جلکر کوئلہ ہو گئے۔ ان خونخوار درندوں کی آتش انتقام اب بھی سرد نہ ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ قدیم افریقی وحشیوں کی روحیں سفید جسموں میں حلول کر گئی ہیں۔ چنانچہ حبشیوں کی جلی ہوئی لاشوں کے کوئلوں پر بھی مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی گئی۔ یہانتک کہ وہ راکھ ہو کر اڑ گئے۔ اور یہ وحشی جلاد "مرتے کو مارے شاہ مدار" کے مصداق اس خاک سے ہولی کھیل کر خوش ہوئے۔ دو دن بعد اسی شہر کی نواح میں ایک اور حبشی کی لاش درخت میں لٹکی ہوئی پائی گئی۔ ۸ رمئی کو ایک پانزدہ سالہ حبشی لڑکے کو پکڑ کر مشق ستم کی گئی۔ اول اس کو ہلکی آنچ پر سینکا گیا۔ پھر اس کو تیز آگ پر لٹکا دیا گیا۔ اور جلتی ہوئی لاش میں سے ۵۰۰ گولیاں مار کر پار کر دی گئیں۔ دو ہزار کا مجمع یہ تماشا دیکھکر بغلیں بجاتا رہا۔ اور کسی کے ماتھے پر پسینہ تک نہ آیا۔ اگلے روز ایک حبشی کو یہ الزام لگا کر گرفتار کیا گیا کہ اس نے ایک یوروپین پر حملہ کیا ہے۔ اس کی گردن میں ایک رسا باندھ دیا گیا۔ اور اس کا دوسرا سرا ایک موٹر گاڑی میں باندھ کر چلا دیا گیا۔ آخر کار بیچارہ مظلوم حبشی سڑک پر گھسٹتا ہوا جان بحق تسلیم ہوا۔ پھر اس کی لاش کو جلا دیا گیا۔ اگلے دن ایک اور حبشی لڑکا اس الزام میں گرفتار کیا گیا کہ اُسنے ایک سفید رنگ دوشیزہ کو چھیڑ دیا تھا۔ اس جرم کی پاداش میں عدالت کے سامنے کشادہ میدان میں اس غریب کو زندہ جلا دیا گیا۔ ایک اور حبشی پر سرقہ مویشی کا جرم لگا کر اس قدر مار پڑی کہ بیچارہ پٹتے پٹتے مر گیا۔ اس سال میں ابتک اس قسم کے ۲۰ واقعات ہو چکے ہیں۔ ۱۹۱۵ء میں ۹۶ ہوئے تھے۔

اس پر طرہ یہ ہے کہ مقامی عدالتیں ان لوگوں کو جو اس قسم کی درندگی اور بربریت کے مجرم ہوتے ہیں۔ سزائیں نہیں دیتیں۔ حالانکہ عدالت و پولیس کو سرغناؤں کے نام معلوم ہوتے ہیں۔ اور اگر حکام عدالت کبھی ہمت کر کے مقدمہ بھی چلاتے ہیں۔ تو جیوری کے ارکان انکو قصوروار نہیں مانتے۔ اور سزا سے بچا لیتے ہیں"

اگر ترکوں کے غیر مذاہب کے لوگوں پر فرضی مظالم کا الزام اسلام کی پاک تعلیم پر لگایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ عیسائی صاحبان لگاتے رہتے ہیں۔ تو کیوں امریکہ کے عیسائیوں کے مندرجہ بالا مظالم کی ذمہ دار عیسائیت نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہم عیسائیت پر الزام دینے کی بجائے یہی کہینگے۔ کہ عیسائی اقوام تہذیب کے جو دعوے کرتی ہیں۔ اس قسم کے واقعات ان کی اصلیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ اگر تمام انسانوں کو انسان سمجھا جا سکتا اور ان کو انسانیت کے مساوی حقوق مل سکتے ہیں۔ تو عیسائی اقوام کی تہذیب اور تمدن کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ اسلام کے ذریعہ مل سکتے ہیں۔ کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو سب انسانوں کو خواہ وہ کالے ہوں یا گورے خدا تعالیٰ کی ایک سی مخلوق سمجھتا۔ اور ان کی انسانیت کا اعتراف کرتا ہے۔ اور نہ صرف اعتراف کرتا ہے۔ بلکہ اسلام نے حبشیوں کو اور ان حبشیوں کو جو غلامی کا داغ اپنے پر رکھتے تھے۔ نہ صرف اس داغ سے پاک کر دیا۔ بلکہ ان کے ساتھ ایسے سلوک کرائے۔ جن کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی۔ کیا دنیا نہیں جانتی۔ کہ بلالؓ ایک حبشی غلام تھے اور کیا اس بات کا ثبوت موجود نہیں ہے۔ کہ اور تو اور بانئے اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں آپ کو خاص درجہ حاصل تھا۔ اور اب بھی مسلمان ان کو نہایت ہی عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

یہ اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی اور متعدد مثالیں بتاتی ہیں۔ کہ دنیا میں اسلام اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو تمام انسانوں کو مساوی سمجھتا ہے۔ اور رنگ اور نسل کی وجہ سے کسی پر ظلم و ستم کرنا تو [illegible] تحقیر

سمجھنا بھی ناجائز قرار دیتا ہے۔

اب بھی دنیا میں انسانوں کو انسانیت کے حقوق اسلام ہی کے ذریعہ حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ساری طاقت اور کوشش صرف کردی جائے۔ کاش جس طرح ہماری جماعت نے اس نکتہ کو سمجھا ہے۔ اور اس کے لئے اپنی ساری طاقت اور پورے جوش سے مصروف کار ہے۔ اسی طرح دوسرے مسلمان بھی سمجھیں۔ اور تبلیغ اسلام کی کوششوں میں شریک ہو جائیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جعلی تصویر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی تصویر آپ کے عہد مبارک میں نہیں بنائی گئی تھی۔ نہ اس وقت فوٹوگراف ایجاد ہوا تھا۔ نہ عرب میں مصوری کا فن مروج تھا۔ نہ آپ کا کوئی مجسمہ تیار ہوا۔ بہر حال یہ ثابت شدہ بات ہے کہ آنحضرت صلعم کی کوئی تصویر موجود نہیں اور جو لوگ بھی آپ کی تصویر بناتے ہیں وہ آپ کی تصویر نہیں بناتے۔ بلکہ ان خیالات کی تصویر کھینچتے ہیں جو رسول کریم کے متعلق ان کے دل و دماغ میں ہوتے ہیں۔

یورپ کے لوگوں نے اسلام پر جو بہت سے مظالم کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے آنحضرت کی جعلی تصاویر بنا کر شائع کیں۔ اور رحمۃ للعالمین کو دنیا کی نظر میں ظالم اور خونخوار اور مغلوب الغضب کے طور پر پیش کیا چنانچہ اس قسم کی تصاویر میں سے ایک تصویر کے متعلق ۱۱ر اگست کے مشرق گورکھپور میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ The International Library of Famous Literature کے مؤلف نے اس کتاب کی جلد سوم کے صفحات (۱۲۱۸) و (۱۲۴۹) پر قرآن کریم و احادیث کا انتخاب دیتے ہوئے رسول کریم کی تصویر بالکل اہانت آمیز پیش کی ہے۔ کہ

"سر اقدس پر عمامہ۔ چہرہ پر گھنی ریش مبارک۔ کتابی چہرہ۔ بدن پر ایک عجیب قسم کی چپکن۔ پائجامہ بھی اور داہنے ہاتھ میں تلوار جو باہر سے نکالا چاہتی ہے۔ اور بائیں ہاتھ میں قلم تیور پر بل اور غصہ کی شان تہاری دوسری تصویر جو صفحہ ۱۲۲۸ پر ہے۔ داخلہ مکہ کے وقت کی بنائی گئی ہے جس میں دو اونٹوں کو آتے ہوئے نمایاں کیا گیا ہے۔ جن میں سے ایک تصویر ایک ڈاڑھی مونچھ صاف عرب سوار کی ہے۔ جس کا ایک ہاتھ آسمان کی طرف بلند ہے۔ اور کچھ پکارتا آرہا ہے۔ دوسرا مغرب کی طرف رخ کئے ہے۔ اور بڑے بڑے بال ہیں اور برہنہ سر ہے۔

اول تو جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں۔ یہ تصاویر جعلی ہیں۔ اس لئے ان کی اشاعت سخت بیہودگی ہے۔ اور دوسرے جس طرح آنحضرت صلعم کو پیش کیا گیا ہے۔ وہ آپ کی حالت کے بالکل مخالف ہے۔

یورپین مصنفین کو اس قسم کی بیہودگیوں سے باز رہنا چاہئیے۔ کیونکہ بالکل غلط اور بناوٹی امور سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات کو مجروح کرنا شرافت نہیں۔ اور نہ اس کا کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا ہے۔

ہندو مسلمانوں کے تعلقات

افسوس کی بات ہے۔ کہ باوجود ہندو مسلم اتحاد کے بڑے بڑے دعووں کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے تعلقات ہر حصہ ملک میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً دن بدن افسوسناک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں دہلی دروازہ لاہور کے ہندو بزازوں نے مسلمان بزازوں کے ساتھ اس بنا پر بائیکاٹ کر دیا ہے۔ کہ ایک ہندو تیوہار پر مسلمان دوکانداروں نے کیوں اپنی دکانیں بند نہ کیں۔ اسی طرح میونسپل کمیٹی ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے ایک خاص جگہہ میں مسلمانوں کو عید کا میلہ منانے کی اجازت نہیں دی۔ حالانکہ اسی جگہہ ہندو اپنے تیوہار منایا کرتے ہیں۔ اسی طرح سمبڑیال (ضلع سیالکوٹ) میں عید اضحٰی کے موقع پر ہندو مسلمانوں میں فساد ہوتے ہوتے بمشکل رکا گیا۔ جس کے متعلق ایک نامہ نگار لکھتے ہیں۔

"۶ راگست کو سمبڑیال میں گاؤں کے باہر جہاں پہلے مذبح موجود ہے۔ اور باقاعدہ روزمرہ گائے کا گوشت فروخت ہوتا ہے۔ وہاں گائے کی قربانی کی گئی۔ جس میں سات آدمی شریک تھے۔ وہ آدمی اپنا اپنا حصہ لیکر گاؤں میں آئے۔ جب وہ قصبہ کے قریب پہنچے۔ تو دو تین سکھوں نے ان میں سے ایک آدمی کو جو پیچھے رہ گیا تھا پکڑ لیا۔ اور خوب گالیاں دیں۔ نیز مارنے کا بھی ارادہ کیا۔ آخر اسکو مع گوشت کے پکڑ کر اپنے مکان پر لے گئے جو گاؤں سے باہر سکھوں نے بیٹھنے کے لئے بنایا ہوا ہے۔ وہاں لیجا کر اسکو بٹھا لیا۔ رفتہ رفتہ یہ خبر مسلمانوں کو بھی پہونچ گئی۔ جس پر کچھ مسلمان بھی پہنچ گئے۔ سکھوں نے گوشت کو دفن کرنے کی تجویز کی۔ مگر جب اس کی خبر مسلمانوں کو پہنچی۔ تو مسلمانوں کے لیڈر نے حکم دیا کہ گوشت دفن مت ہونے دو اور چھین لو۔ اس پر مسلمانوں کا مجمع اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتا ہوا دوڑا۔ اور جا کر گوشت چھین کر مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر فریقین کی طرف سے سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر صاحب کو تاریں گئیں۔ کہ یہاں فساد کا خطرہ ہے۔ جلد انتظام کیا جائے۔ جس پر ایک گارد سپاہیوں کی مع ایک انسپکٹر صاحب اور ایک تحصیلدار آئے۔ جن کے ذریعہ باہم صلح کی صورت قائم کی گئی۔ تاہم ہندو دکانداروں نے دکانیں بند کر دیں۔ اور مسلمانوں کو سودا دینا بند کر دیا۔ اور دوسرے تعلقات بھی مسلمانوں سے قطع کر دئے۔"

اس قسم کے حالات بتا رہے ہیں۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کا صرف نام ہی نام تھا۔ اور اب تو نام کو بھی مٹایا جا رہا ہے۔ مگر اس کی بڑی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے یہ سمجھا۔ کہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد صرف ان کے زبان سے کہہ دینے پر ہو جائیگا۔ اور اس کے لئے عملی طور پر کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تحریک عدم تعاون کی ناکامی

تحریک عدم تعاون کی ناکامی کا احساس دن بدن زیادہ ہو رہا ہے۔ اس کے سرگرم ممبر ایک ایک کرکے نہیں بلکہ کئی کئی اکھٹے جدا ہو رہے ہیں۔ بہار اخبار والے کونسلوں میں جانے کیلئے بیتابی کا اظہار کر رہے ہیں۔ دوسری طرف یہ اعتراف کرتے ہوئے کہ "عدم تعاون سے پہلے ہندوستان ایسی مصیبتوں میں گرفتار نہ تھا جیسی مصیبتوں میں وہ آجکل مبتلا ہے گاندھی جی ملک کو یہ مشورہ دیتے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

روحانیت کا موسم

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۱۱ راگست ۱۹۳۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیا میں ہر ایک چیز کے موسم ہوتے ہیں۔ اس موسم کے باہر اگر اس چیز کو تلاش کریں۔ یا اس کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تو نہیں ہوگی۔ اس بات میں کئی حکمتیں رکھی گئی ہیں۔ ایک موسم میں بھی عبرت ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ اگر انسان پیدا کر سکتا تو ہر چیز کو ہر موسم میں کیوں نہ پیدا کر لیتا۔ دیکھو تل اور ماش وغیرہ کے موسم میں گیہوں نہیں ہوتی۔ اور گیہوں کے موسم میں تل ماش وغیرہ نہیں ہوتے۔ پس موسموں میں ان چیزوں کا پیدا ہونا اس امر کی طرف دلالت کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی ان چیزوں کو پیدا کرتا ہے اور اس نے مقدر کر دیا ہے۔ کہ فلاں چیز فلاں وقت پیدا ہو۔ اور وہ اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ اور انہی ذرائع سے پیدا ہوتی ہے۔ جن ذرائع سے اس کا پیدا ہونا مقدر ہوتا ہے۔

دوسری عبرت ان موسموں سے یہ پیدا ہوتی ہے کہ اگر انسان کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو موسم سے فائدہ اٹھائے۔ بعض چیزیں اس قسم کی ہوتی ہیں۔ کہ وہ دوسرے موسم میں مطلق ہوتی ہی نہیں۔ اور بعض ہوتی ہیں۔ مگر بہت تھوڑی اور اس افراط سے نہیں۔ جیسی کہ وہ اپنے موسم میں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً آم ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں۔ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو ابھی دو مہینہ کو پکینگے۔ اور ایسے بھی جو چار مہینہ کو پکینگے۔ لیکن جب اس کا موسم گذر جائیگا۔ تو اس کا ملنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ یہ سال کے ہر حصہ میں مل سکتا ہے۔ اور ملتا ہے۔ مگر بہت تھوڑا اور بہت قیمت پر لیکن جب اس کا موسم ہوتا ہے تو اس افراط سے ملتا ہے۔ کہ اچھے سے اچھا آم نہایت سستے داموں مل جاتا ہے۔ اور ادنیٰ قسم کے آم تو ایک پیسہ کے کئی کئی مل جاتے ہیں۔ تو بے موسم کی چیز ملتی ہے۔ مگر مشکل سے۔ اور موسم میں ملتی ہے نہایت آسانی سے۔

ہمارے لئے بھی خدا نے ایک موسم پیدا کیا ہے۔ کیونکہ دین کے لئے بھی موسم ہوتا ہے۔ اور وہ موسم نبیوں اور ان کے قرب کے زمانے میں ہوتا ہے۔ اس موسم میں اللہ تعالیٰ کثرت سے روحانی ثمرات پیدا کرتا ہے۔ موسم کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ جو انسان [illegible] پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں محنت زیادہ برداشت نہیں کرنی پڑتی۔ مگر غیر موسم میں بہت مشکل ہوتی ہے۔ اسی طرح نبیوں کے زمانے میں روحانی علوم بھی کثرت اور آسانی سے مل سکتے ہیں۔ اور دوسرے زمانوں میں گو مل تو سکتے ہیں۔ مگر بڑی محنت اور سخت مشکل سے۔

یہ روحانی موسم اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو بھی دیا ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے ایک مامور اور مرسل کا زمانہ پایا ہے۔ گو وہ اس وقت ہم میں موجود نہیں۔ مگر اس کا زمانہ بہت قریب ہے۔ یاد رکھو کہ زمانے بھی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک اصل موسم ہوتا ہے۔ اور ایک موسم کے ساتھ کا زمانہ ہوتا ہے۔ وہ زمانہ جو موسم کے ساتھ ہوتا ہے۔ گو اس میں اس کثرت سے وہ چیز میسر نہ ہوتی ہو۔ لیکن دوسرے زمانوں سے زیادہ مل سکتی ہے۔ اسی طرح گو حضرت مسیح موعود کا زمانہ گذر گیا۔ لیکن ابھی آپ کے قرب کا زمانہ ہے۔ انبیاء کے یا کم از کم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کے زمانہ اور موسم تین سو سال کے زمانے ہیں۔ مگر یہ ظاہر ہے۔ کہ ہر سال اس زمانہ سے دور لیجا رہا ہے۔ اور ہر ایک ساعت ہم کو دور کر رہی ہے جو جو زمانہ گذر رہا ہے۔ وہ ہمیں اصل زمانہ سے دور کرتا جاتا ہے۔ اس حالت میں ہمارا کیا فرض ہے۔ یہی کہ ہم اس زمانہ اور موسم سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر اس [illegible] نہیں اٹھائینگے تو پھر وہ چیز جو آسانی سے مل سکتی ہے۔ بہت مشکل اور بڑی کوشش کے بعد حاصل ہو سکیگی۔ اور جو لوگ اس وقت کو کھو دیں گے ان کو کیا [illegible] اللہ تعالیٰ لعنت [illegible] پس یہ زمانہ غنیمت ہے۔ کیونکہ نبی کے قریب کا زمانہ ہے اس لئے اس سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ آج جو چیز آسانی سے ہر ایک شخص کو نبیوں کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ دوسرے وقت میں مل سکتی ہے مگر انفرادی طور پر سخت کوشش کے بعد۔ اس کی ایسی مثال ہے۔ کہ ایک شخص کے گھر میں سقہ پانی ڈال آئے اور ایک خود بھرے۔ پس اسی طرح نبیوں کی مثال سقہ کی ہے۔ جو روحانیت ڈال دیتے ہیں۔ پس اس وقت سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کو رائیگاں نہ جانے دو۔

مکتوب امام علیہ السلام

خدا کی راہ میں مال خرچ کرنا

احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ رسول کریمؐ نے چندہ کا اعلان کیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ تمام سامان آپ کے پاس لائے۔ رسول کریمؐ نے آپ سے دریافت فرمایا کہ گھر میں بھی کچھ چھوڑا ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا بس اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے۔ قرآن کریم میں بھی بعض لوگوں کی نسبت آتا ہے۔ لَا یَجِدُونَ اِلَّا جُهْدَهُمْ ایسے لوگوں کے حق میں آتا ہے۔ جو بالکل غریب اور مسکین ہوتے ہیں۔ سوائے اس دن کی کمائی کے ان کے پاس زائد مال کچھ نہیں ہوتا۔ اور اس کو خدا کے رستے میں دیدیتے ہیں۔ پھر فرمایا وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ وہ دوسروں کو اپنے نفس پر مقدم کر لیتے ہیں۔ خواہ وہ خود بھوکے ہی ہوں۔ اگر وہی خیال درست ہو جو آپ کے دل میں پیدا ہوا ہے۔ تو یہ سب لوگ قابل مذمت ہیں جن کی تعریف قرآن شریف کرتا ہے۔ صدقے کے متعلق اصل یہ ہے کہ وہ شخص جسکو خدا تعالیٰ کے اوپر توکل کامل ہے۔ اور غربت کی حالت یا فقر کی حالت میں وہ دوسروں کی طرف دست سوال دراز کرنے کا عادی ہے اور نہ اسکو [illegible] دعا ہے شوق [illegible] کے دیتے ہیں خرچ کر سکتا ہے۔ [illegible] لیکن جو شخص توکل کامل نہیں رکھتا اور نہ اسمیں یہ ہمت ہے کہ اگر اس کے پاس روپیہ نہ ہو تو [illegible] اور وہ لوگوں کے آگے دست سوال دراز کرتا ہے یا بعد میں اس کو [illegible] یا تنگی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے ایسے شخص کیلئے یہی پسندیدہ امر ہے کہ وہ [illegible] اللہ تعالیٰ کے رستے میں خرچ کرے جس پر قیم [illegible] اس کے گذارہ کیلئے کچھ نہ کچھ اس کے پاس رہے۔ یا وہی شخص جسکو

رسالہ "چولہ صاحب" مصنفہ بھائی سیوا سنگھ پر

سرسری نظر

(ایک سکھ کے قلم سے)

میں نے درثمین اردو میں چولہ صاحب کے بارہ میں نظم مصنفہ مرزا صاحب مرحوم پڑھی۔ اور اس کی تردید میں ایک رسالہ موسومہ "چولہ صاحب" مصنفہ بھائی سیوا سنگھ بھی مطالعہ کیا۔ افسوس ہے کہ جس متانت۔ علمیت۔ اخلاق انکساری سے مرزا صاحب نے چولہ صاحب کی عظمت کو واضح کیا۔ اور سری گورو بابا نانک دیو کو اسلام کا معتقد بتلایا۔ اور سکھوں کو اسلام کی دعوت دی۔ اس شستگی زور تحریر اور موزوں الفاظ میں بھائی سیوا سنگھ جی تردید کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ اخلاق کو تو انہوں نے گویا بالائے طاق نہیں رکھ دیا۔ بلکہ تلانجلی دیدی ہے۔ صفحہ ۱۱ میں نقل کفر کفر نباشد لکھتے ہیں کہ:۔

"وہ حضرت (محمدؐ) صاحب گنجے اور کھوڑے نہیں تھے"۔

ایسے گستاخانہ و دلخراشی الفاظ سوائے اس کے کہ سکھوں اور مسلمانوں میں منافرت کی خلیج کو وسعت دیں۔ اور کیا مفید نتیجہ مرتب کر سکتے ہیں۔ آگے صفحہ ۱۳ میں سری گورو جی کا مقابلہ جہارج پنجم سے کیا گیا ہے۔ سبحان اللہ! کہاں دنیاوی بادشاہ اور کہاں روحانیت کا ستون سری گورو نانک دیو جی۔ بے ساختہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ

؎ بریں عقل و دانش بباید گریست

میرے نزدیک یہ رسالہ ایک طفلانہ تحریر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ کوئی دلچسپ اور برجستہ اور دندانہ تردید نہیں ہے۔ محض دل آزاری کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر گورو بابا نانک دیو ان آیات قرآنی سے جو چولہ صاحب پر مندرج ہیں متفق نہ تھے یا ان کے مفہوم کی ان کے دل میں عزت نہ تھی تو پھر کیوں جس وقت دور دراز شہر سے پنجاب میں اسے لے آئے کی کیا ضرورت تھی؟ اگر ان کو اتفاق و انس نہ ہوتا تو وہاں کے ہی کسی حاجتمند کو خیرات دے سکتے تھے اگر بھائی سیوا سنگھ جی سورۃ فاتحہ کے مفہوم سے واقف نہیں میں کہوں گا۔ کہ اگر محض تعصب اور عربی زبان سے دشمنی نہ کی جائے۔ تو الحمد شریف اور باقی آیات کے معنوں میں مجھے کوئی برائی نظر نہیں آتی۔ اور چونکہ باباجی ایک نہایت صلح کل بزرگ رہبر کامل تھے اس لئے انھوں نے اس چولہ کو پہنے رکھا ہوگا۔ اور اس حیثیت سے ان کا پہننا گو ان کو مسلمان ثابت کرنے کو ناکافی ہے۔ اور نہ میں ان کو مسلمان مانتا ہوں۔ بلکہ ان کا مذہب میرے عقیدے کے مطابق وہی ہے۔ جو کہ خدا کا مذہب ہوتا ہے۔ یعنی خالص سچائی۔

تاہم آیات قرآنی مندرجہ چولہ صاحب کے مفہوم میں انھوں نے کوئی برائی نہ دیکھی ہوگی۔ اسلئے وہ اسکو زیب تن کرتے رہے ہونگے نہ کہ اسلامی نقطۂ خیال سے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ تردید و تائید میں اخلاق کو ملحوظ رکھنا ضرور چاہیئے۔ اور ایک دوسرے کا گھر نہایت تہذیب اور مستند حوالجات سے پورا کرنا چاہیئے۔ نہ کہ دریدہ دہنی پر اتر آنا چاہیئے۔ بھائی سیوا سنگھ جی نے جنم ساکھی میں پڑھا ہوگا کہ گورو جی نے فرمایا ہے کہ:۔

ٹھکن چولاں بانس جیوں آتش پیدا ہوئے
آتش غصہ شیطان ہے۔ جل بل مردہ ہوئے

یعنی "اسقدر غصہ" اور باہمی نفرت بغض و حسد سے دو بانسوں کی طرح رگڑ کے آگ پیدا کر کے انسان کو باہم جل نہیں مرنا چاہیئے۔ بلکہ شانت چت ہو کر پریم و محبت کا اظہار کرنا چاہیئے۔

ایک خالصہ پنتھ کا عقیدت کش

(الفضل) مضمون نگار نے جس بات کی طرف بھائی سیوا سنگھ صاحب مصنف رسالہ "چولہ صاحب" کو توجہ دلائی ہے۔ وہ بہت ضروری اور اہم ہے۔ کہ ہمیں ایک دوسرے کو سخت کلامی اور درشتی سے مخاطب کرنا چاہیئے۔ بلکہ محبت اور پیار سے تبادلۂ خیالات ہونا چاہیئے۔ کہ شرافت کا یہی تقاضا ہے۔ اور ہم مضمون نگار صاحب کے ایسے سردار صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے جذبات شرافت سے متحرک ہو کر اپنے ہم مذہب شخص کو درشت کلامی سے باز رہنے کی تلقین کی۔ یہاں ہم یہ بھی کہدینا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے صرف چولہ صاحب سے بابا نانک علیہ الرحمۃ کا مسلمان ہونا ثابت نہیں کیا۔ بلکہ اسکو بطور ایک تائیدی دلیل کے پیش کیا ہے۔ مسلمان ہونے کے لئے گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی کے متعدد شلوک اور باوا صاحب کا عمل ہے۔ اگر مضمون نگار صاحب کی نظر سے وہ دلائل نہ گذرے ہوں۔ تو ہم بڑی خوشی سے اس کے متعلق لٹریچر مہیا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

چندہ خاص

چندہ کے تفصیلی اعلان میں اب تک کچھ التوا رہا ہے۔ بعض اب اس کا موقعہ مل گیا ہے۔ ذیل میں جو اشاعت کی جاتی ہے اس سے پہلے تمام چندہ کا اعلان ہو چکا ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

نام	رقم	نام	رقم
انجمن جہنڈ	[illegible]	انجمن ڈیرہ اسمٰعیل خان	[illegible]
مبارک احمد صاحب پارہ چنار	[illegible]	" لائل پور	[illegible]
انجمن بھاگلپور	[illegible]	سردار خان صاحب اللہ آباد	[illegible]
انجمن لالہ موسیٰ	[illegible]	عبدالخالق صاحب اڑہا گیا	[illegible]
انجمن ٹکنگ	۱۵ار	انجمن منڈی سانگت	[illegible]
انجمن کھاریاں	[illegible]	" کوہاٹ	[illegible]
انجمن چک سکندر گجرات	[illegible]	" صدر سیالکوٹ	[illegible]
احباب قادیان	[illegible]	" کوٹ قیصرانی	مار
مولوی غلام محمد صاحب لمرائی	[illegible]	" جالندھر	[illegible]
انجمن انکمنور	[illegible]	احباب قادیان	[illegible]
احباب قادیان	[illegible]	"	[illegible]
انجمن بنگہ	[illegible]	انجمن تھائن	[illegible]
احباب قادیان	[illegible]	" برہمن بڑیہ	[illegible]
انجمن شاہجہانپور	مار	" کھیوہ باجوہ	[illegible]
" روہڑی	[illegible]	" پورٹ بلیر	[illegible]
" لدھیانہ	[illegible]	" جموں	[illegible]
" کریام	[illegible]	" گھیانہ	[illegible]
" دہلی	[illegible]	مولوی غوث محمد صاحب جھنگ	[illegible]

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

بھولا ولد بھاگ، قوم چہرنگ ساکن جہانیاں تحصیل ظفروال مدعی

بنام

بھولو ولد گاہیا قوم چہرنگ اصل کرپا نمبردار ولد گہسیٹا قوم سلہریہ ضامن ساکنان جہانیاں تحصیل ظفروال مدعا علیہم

دعوے دو سو تئیس ۲۲۳ بروئے تمسک

بنام بھولو ولد گاہیا قوم چہرنگ ساکن جہانیاں تحصیل ظفروال

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لیے تمہارے برخلاف اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم ۲۰ ۹ ۲۲ کو حاضر آکر پیروی مقدمہ کرو۔ ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی آج بتاریخ ۱۲ اگست ۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ دستخط افسر (مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

ساون سنگھ ولد سام سنگھ قوم اروڑہ ساکن سیلیکی تحصیل ظفروال مدعی

بنام

حاکم ولد امیر بخش جٹ ساکن انیگن تحصیل ظفروال مدعا علیہ

دعویٰ ایک سو چوبیس ۱۲۴ بروئے بہی

بنام حاکم ولد امیر بخش قوم جٹ ساکن انیگن تحصیل ظفروال مدعا علیہ

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لئے تمہارے برخلاف اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم ۲ ۹ ۲۲ کو حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کیجاویگی آج بتاریخ ۱۲ ماہ اگست ۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ دستخط افسر (مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال۔ مقام نارووال

اندر سنگھ ولد سوجان سنگھ قوم جٹ ساکن متصل گڈہ تحصیل ظفروال مدعی

بنام

عطرالدین ولد مولا قوم جٹ ساکن متصل گڈہ حال در مربع سردار چناں سنگھ متصل تیلا تحصیل سرگودہا شاخ شمالی نہر جہلم مدعا علیہ

دعوے دو سو ۲۰۰ روپیہ بروئے بہی

بنام عطرالدین ولد مولا قوم جٹ ساکن متصل گڈہ در مربع سردار چناں سنگھ متصل تیلا تحصیل سرگودہا شاخ شمالی نہر جہلم

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لئے تمہارے برخلاف اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم ۲ ۹ ۲۲ کو حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جائیگی۔ آج بتاریخ ۱۰ ماہ اگست ۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ دستخط افسر (مہر عدالت)

خزینۃ العرفان کا تیسرا حصہ

جس میں

پارہ چہارم پنجم اور ششم کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ تفسیر ہے۔ چھپ کر طیار ہو گئی ہے۔ جو احباب مستقل خریدار ہو چکے ہیں۔ وہ اس حصہ کے وی پی کا انتظار کریں۔ اور باقی احباب جو ابھی تک نہیں بنے وہ اس معرفت کے خزانہ کے جلد خریدار بن جائیں۔ پہلا حصہ بہت ہی تھوڑا رہ گیا ہے۔ بعد میں نامکمل تفسیر کی شکایت بیجا ہوگی۔ قیمت حصہ سوم ۱۲؍

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت

پر

ایک پرانے مخالف مولوی کی شہادت

یعنی مولوی محمد حسین بٹالوی کا تمام وہ ریویو جو اس نے براہین احمدیہ پر لکھا۔ جس میں حضرت صاحب کی صداقت پر منقولی اور معقولی دلائل دئے حضرت اقدسؑ کی پہلی زندگی کے بے لوث ہونے کی شہادت دی۔ مخالف مولویوں کے اعتراضات کے جوابات۔ غرضیکہ تمام ریویو اس قابل ہے کہ زیر مطالعہ رہے۔ اور غیر احمدیوں کو دکھا کر ملزم و خوار کیا جاوے۔ قیمت ۴؍

اردو تحفہ شہزادہ ویلز چھپ کر آگیا ہے۔ ضرور تمام احباب جلد منگالیں۔ قیمت ۱۲؍

جدید فہرست کتب مفت ملتی ہے۔ سلسلہ احمدیہ کی کل کتب کے منگانے کا مختصر پتہ یہ ہے۔

کتاب گھر قادیان

خوشخبری

مدت سے ہمارے احباب کی خواہش تھی۔ کہ موجودہ مشین سے بڑی اور خوبصورت تیار کی جائے۔

اب ہم نے موجودہ مشین سے دگنی چھلنی کی خوبصورت پرزے مختصر و مضبوط سہ پرزہ کہ جہاں مرضی ہو چسپاں کر کے کام لیں۔ تیار کی ہے۔ سوراخ چھلنی ۲۱۰ بھیا۔ ساتھ منٹ میں ایک سیر پختہ سوئیاں نکل سکتی ہیں۔ وزن دو سیر۔ قیمت صرف گیارہ روپیہ چودہ آنہ ۱۴؍ علاوہ محصولڈاک ہمراہ آرڈر ۳؍ پیشگی آنا ضروری ہے۔

نوٹ۔ موجودہ مشین آہنی بغیر پرزہ سوراخ چھلنی ۹۰ قیمت ۱۳؍

فضل کریم۔ عبد الکریم قادیان۔ پنجاب

مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی

مع اضافہ و ترمیم اور ایک جامع تمہید کے جس سے تمام پیشگوئیاں حل ہو جاتی ہیں۔ چھپ کر شائع ہو چکی۔ قیمت صرف ۶؍

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے تجربات سے چند مجرّب

سرمہ موتی و ممیرا - یہ سرمہ حضرت ممدوح خود اپنی آنکھوں میں لگایا کرتے - اور فرماتے یہ کمزوری بینائی کے لئے مجرب ہے - مقوی بصر - دھند - جالا - سرخی چشم - ضعف بینائی ککرے آنکھوں سے پانی کا آنا فی تولہ ۴ر

سرمہ زنگاری - ککرے - دھند - جالا - پلکوں کے بال گرنے - خارش چشم و پلک لیس دار رطوبت کا آنا بند ہو جاتا ہے - فی تولہ ۱۲ر

معجون نزلہ و زکام یہ معجون امراض ذیل کے لئے عجیب چیز ہے کھانسی - نزلہ - زکام - آواز گوشی - نقوہ مرگی - خرابی معدہ کمزوری اعصاب منہ سے پانی کا آنا ۵ تولہ ۱۲ر

بچوں کی گولیاں - پھوڑے - پھنسی - خارش - قے - سستی - اسہال - بدہضمی بچوں کے ان امراض کے لئے اکسیر ہیں - ہر گھر میں ان کا رکھنا لازمی ہے - ۴ درجن ۱۰ر

اکسیر جنین اٹھرا - یعنی جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیں - یا مردہ پیدا ہوں - یا قبل از وقت حمل ضائع ہوتا ہو - ایسی موذی بیماری کے لئے حضور کی تمام عمر کی مجرب دوائی اکسیر جنین ہے - فی تولہ ۴ر

مفرح نوری یہ انکی مجرب مقوی قلب مفرح ہے - اس سے خواہ کیسا ہی ضعف قلب ہو - خفقان غشی - دل کا دھڑکنا - دل کا گھٹنا سب دور ہو کر تسکین ہو جاتی ہے - قیمت فی تولہ ۱۲ر

حب مقوی ضعف دماغ اور تمام پٹھوں کی کمزوری کے لئے اکسیر ہے - دماغی محنت سے کیسے ہی تھکان ہوں ان کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے - ۳ درجن ۱۲ر

حب بواسیر خونی کیسا ہی خون آتا ہو ان کے استعمال سے رک جاتا ہے - مدت تک کھانے سے بواسیر کی شکایت رفع ہو جائیگی - دو درجن ایک روپیہ

دوائی خانہ عبد الرحمٰن کاغانی ہمدرد بیماران قادیان گورداسپور

اکسیر جنین خزینہ فضل

کیا آپ پیارے بچے چاہتے ہیں - ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور فائدہ خلق اللہ کیلئے اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ مہربان حکیم الامت مولانا مولوی نور دین صاحب شاہی حکیم کا وہ مجرب المجرب نسخہ پورے طور پر طیار کیا ہے جس سے کئی گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں - جو پیارے بچوں سے خالی تھے - یہ وہ گھر ہیں جو اسقاط حمل کی وجہ سے یعنی اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے یا جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر راہ دار البقا لیتے تھے - یا جن کے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے - یا مردہ پیدا ہوتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے مایوس ہو کر نا امید ہو چکے تھے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی گھر بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں - آپ بھی خدا پر بھروسہ رکھیں - اور ان گولیوں کا استعمال کرائیں اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کریں - ان کے فوائد کے لحاظ سے قیمت بہت کم ہے - تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھائے -

قیمت فی تولہ (۴ر)

ایام حمل و رضاعت کے لئے ۲ تولہ گولیاں کافی ہیں - یکدم منگانے والے کو محصول ڈاک معاف

نظام جان منیجر دوائی خانہ ہمدرد لقمان قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

افیمسر بڑی تجارت کی منڈی ہے

ہر ایک قسم کا مال مثل منیاری - بزازی - لوہار - لکڑی چمڑا - پشمینہ - گوٹہ اور جس جس قسم کا چاہیں - ہماری معرفت منگائیں نہایت عمدہ اور بکفایت روانہ ہوگا - نرخ دینے چاہئیں - نصف روپیہ پیشگی اور نصف کا وی پی یا بذریعہ بنک سارا روپیہ پیشگی روانہ کرنے والوں کو ایک فیصدی کمیشن دیا جائیگا - اگر کسی قسم کا مال فروخت کرانا ہو تو آڑھت پر ہو سکتا ہے -

احمدی برادرس امرتسر

[illegible]

سیکھو - کماؤ اور بچاؤ

کپڑے دھونے کیلئے نہایت اعلیٰ درجہ کا سفید اور میل کاٹنے والا اور عمدہ کھرنے والا صابن گھر پر بناؤ - ایک روپیہ میں ۴ سیر صابن طیار ہوتا ہے - جبکہ بازار میں صرف ۱ فی روپیہ فروخت ہوتا ہے - اور پھر بھی آپ کے صابن کا مقابلہ نہ کر سکیگا - کسی قسم کی مشین یا خاص ادویات کی ضرورت نہیں ہے - گھر کے معمولی برتنوں میں جتنا چاہو نصف گھنٹہ میں طیار کر لو - طیاری کا سامان ہر جگہ دستیاب ہو جاتا ہے - ہر جگہ ایک شخص کو سکھلایا جائیگا - اس لئے جلدی کیجئے - نمونہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جا سکتا ہے - سکھلانے کی اجرت پانچ روپیہ (۵) صرف

المشتہر

فرینڈس سوسائٹی - شاہجہاں آباد بھوپال

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)